اولین ترجیح ہو۔ ایسی ہی مخلص حکومت اپنی قانونی اور انتظامی پالیسیوں کے ذریعے وہ سازگار ماحول وجود میں لا سکتی ہے جو اسلام کے منصفانہ معاشی اصولوں کے بارآور ہونے کی ضمانت دے سکتا ہے۔ محض عقائد کی پختگی سے اس کا وقوع پذیر ہونا امر محال ہے (پروفیسر عبدالحمید ڈار)۔

شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ ' عبدالرشید عراقی۔ ناشر: نور اسلام اکیڈمی' لاہور۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۴۸ روپے۔

برعظیم میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے ساتھ ہی شیعہ سنی چپقلش کھل کر سامنے آنے لگی (اور مسلمانوں کے سیاسی زوال میں اس کا ایک اہم کردار تھا)۔ ہندووانہ رسموں کی طرف بھی مسلمانوں کا میلان بڑھنے لگا اور ان کے اندر جاہلانہ بدعات کا تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ اس کے ساتھ ہی یہود و نصاریٰ کے ہاں پائی جانے والی خرابیاں سرعت سے مسلمانوں کی ثقافت کا حصہ بننے لگیں۔ ان حالات میں قدرت حق نے شاہ ولی اللہ اور ان کے جانشین علما و زعما کے ہاتھوں علوم قرآن و حدیث کی نشات ثانیہ کا کام لیا۔ اس چیز نے مسلمانوں کو اپنے دین کا فہم و تدبر بھی بخشا اور اپنی اصلاح کا شعور بھی عطا کیا۔

زیرنظر کتاب اپنے نام کے حوالے سے اگرچہ شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے علمی' عملی اور ادبی کارناموں پر مشتمل کتاب دکھائی دیتی ہے لیکن اس میں شاہ صاحب کے علاوہ ان کی اولاد کی علمی' تحقیقی' تدریسی' تبلیغی اور جہادی خدمات کا الگ الگ بھرپور تعارف بھی کرایا گیا ہے۔ مقدمے میں اس وقت کے عالم اسلام کے سیاسی اور تمدنی حالات اور ہندستان پر بیرونی حملوں اور ان کے اثرات کا ایک اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب میں مصنف نے شاہ ولی اللہ کے مختصر سوانحی خاکے کے بعد ان کے تدریسی اور تجدیدی کارناموں' اصلاح عقائد و دعوت الی القرآن' قرآن کے فارسی ترجمے فتح الرحمٰن' حدیث و سنت کی ترویج' فقہ کی تدوین اور ان کی معرکہ آرا تصنیف حجۃ اللہ البالغہ کے آئینے میں شریعت اسلامی کی ترجمانی وغیرہ جیسے موضوعات کو خالص تحقیقی انداز میں بیان کیا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ' شاہ عبدالعزیزؒ' شاہ رفیع الدینؒ' شاہ عبدالقادرؒ' شاہ عبدالغنیؒ' شاہ اسماعیل شہیدؒ' شاہ محمد اسحاقؒ اور ان کے بعد سید نذیر حسین دہلویؒ کا ذکر کرتے ہوئے مؤلف لکھتے ہیں: "اس وقت برصغیر میں جہاں بھی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی دیتی ہے' وہ اسی خانوادۂ فضل و کمال کی خیرو برکت کی صداے بازگشت ہے"۔

مصنف نے حالات و واقعات پر اپنی طرف سے بہت کم تبصرہ شامل کیا ہے۔ یہ کتاب مؤلف کی دقیق نظری اور محنت پر دلالت کرتی ہے۔ البتہ مختلف حوالوں کی بار بار تکرار سے کہیں کہیں گرانی محسوس ہونے لگتی ہے۔ طباعت دیدہ زیب ہے (سعید اکرم)۔